https://ataunnabi.blogspot.com/
غنایۃ المامول
فی علم الرسول
تصنیفِ مبارک
فیضِ ملت، شیخ القرآن، استاذ العلماء
حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی صاحب رضوی
مدظلہ العالی
باہتمام
صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی رضوی
ناشر مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور پاکستان
Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

غایۃ المامول

فی

علم الرسول

از قلم

حضرت علامہ شیخ الحدیث والتفسیر مولٰنا ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی

باہتمام صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی

ملنے کا پتہ

مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور (پاکستان)

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب : غایۃ المامول فی علم الرسول

مصنف : مولانا علامہ ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی

ناشر : مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

سائز : ۱۸ × ۲۳ / ۸

باہتمام : صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی

ضخامت : صفحات

کتابت : منیر احمد خانپوری در فیق ملتانی

طباعت : آفسٹ

بار : اوّل

قیمت :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لمن لا یغرب عنه شیٔ فی السمٰوٰت والارضین وما هو علی الغیب بضنین ، عالم الغیب فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من الانبیاء والمرسلین ، والصلوٰة والسلام علی حبیبه سید المرسلین ۔ الذی قال ان الله دفع لی الدنیا وانا انظر الیها والی ما هو کائن فیها الی یوم الدین کانما انظر الی کفی هٰذه جلیا وعلی اٰله الطاهرین واصحابه الطیبین ؛

اما بعد : بندہ بے چارہ روزگار ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی غفرلہ ربہ بندگان خدا سے گذارش کرتا ہے کہ جس دور سے ہم گذر رہے ہیں یہ بعینہٖ وہی زمانہ ہے جس کے متعلق چودہ سو سال پہلے ہمارے پیارے نبی ؛ غیب کی خبریں دینے والے ، صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ میری امت کے تہتر فرقے پیدا ہونگے وہ سب کے سب دوزخ میں جائیں گے مگر صرف ایک فرقہ ہے جو بہشت کا مستحق ہوگا ، اس کا نام اہل السنۃ والجماعۃ ہے ، اس سچے فرمان پر صرف ہمارے پاکستان میں متعدد گروہ حشرات الارض کی طرح پھیلے ہوئے ہیں مثلاً دہریہ ، نیچریہ ۔ پرویزیہ ، چکڑالویہ ، خاکساریہ ، بہائیہ ، مرزائیہ ، شیعہ ، وہابیہ ، مودودیہ ، غلام خانیہ ، دیوبندیہ نامعلوم دیگر ممالک میں کتنی شاخیں موجود ہوں گی۔

سب سے زیادہ شریر دیوبندی فرقہ ہے اس لیئے کہ یہ ٹولہ خلق خدا کو گمراہ کرنے میں ہر طرح کا حربہ استعمال کرتا ہے ان کا مقصد یہ ہے کہ دین جائے تو جائے لیکن جماعتی پروگرام ۔ پروان ضرور چڑھے بنا بریں ان کی تردید میں فقیر نے زیادہ زور لگایا ہے

مخالفین کیطرف سے پیش کردہ دلائل

گویا ان کے کہنے موجب علم غیب خواہ عطائی کیوں نہ ہو کا قائل کافر اور مشرک ہے اور کفر و شرک کا فتویٰ کے لیئے استدلال آیات یا احادیث متواترہ سے ہوگا بنا بریں ان کے پیش کردہ دلائل کو غور سے دیکھیں اور چند قواعد یاد رکھیں۔

(۱) دیوبندی دہابی کی آیت پیش کردہ قطعی الدلالت ہو جس کے معنے میں چند احتمال نہ نکل سکتے ہوں اور حدیث ہو تو متواتر (اخبار احاد سے عقائد نہیں ثابت ہوتے)

(۲) اس آیت یا حدیث سے علم کے عطا کی نفی ہو کہ اللہ تعالیٰ فرمائے کہ میں نے ان کو اس کا علم نہیں دیا یا حضور علیہ السلام خود فرمائیں کہ مجھ کو یہ علم نہیں دیا گیا۔

(۳) صرف کسی بات کا ظاہر نہ فرمانا کافی نہیں ممکن ہے کہ حضور علیہ السلام کو علم تو ہو لیکن مصلحت کے تحت ظاہر نہ کیا ہو اسی طرح حضور علیہ السلام کا فرمانا خدا ہی جانے اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا یا مجھے کیا معلوم وغیرہ کافی نہیں کہ یہ کلمات کبھی علم ذاتی کی نفی اور مخاطب کو خاموش کرنے کے لیئے ہوتے ہیں۔

(۴) جس کے لیئے نفی کی گئی ہو وہ واقع ہوا اور قیامت تک کا ہو ورنہ کل صفات الٰہیہ اور بعد قیامت کے تمام واقعات کے علم کا ہم بھی دعویٰ نہیں کرتے۔

(جاء الحق از ازاحۃ العیب ص۲)

فقیر اویسی غفرلہ نہایت وثوق سے عرض کرتا ہے کہ قرآن مجید میں جہاں علم غیب کی نفی ہے

(۱) وہاں کفار و مشرکین و منافقین کی وجہ سے ہے وہ صرف اس وجہ سے کہ یہ لوگ نبوت کے دعویٰ کو سنکر غیب کی باتیں پوچھتے اور

ادھر انکا عقیدہ تھا جو بھی علم غیب جانے وہ ساحر اور کاہن ہے ادھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بار بار اپنے سحر و کہانت وغیرہ جیسے الزام کو دور کرنے کی کوشش کرتے بارہا ایسا ہوا کہ ہر شے کے علم کے باوجود پھر بھی اُس کے علم کو اللہ تعالیٰ کیطرف سپرد کرتے۔

(۲) جب کفار و مشرکین کی تردید مقصود نہیں ہوتی تو وہاں پر علم غیب کا اثبات فرمایا جیسا کہ آیات گذشتہ ہیں گذرا اور جب خالص صحابہ کرام سے موقعہ گفتگو ہوا تو پھر کوئی کسر چھوڑی جیسا کہ تیسرے باب میں مفصل آتا ہے یہ مختصر تقریر ہے اُسے تفصیل اور دلائل سے "غیب فی القرآن" میں لکھ دیا گیا۔

مندرجہ ذیل قواعد دیوبندیہ کے اعتراضات از آیات واحادیث وغیرہ

قواعد

کے جوابات کے لیئے اجمالی طور خوب مفید ثابت ہوں گے۔

(۱) نفی علوم کی آیات عموماً آیات مکیہ ہیں اور اثبات کی آیات اکثر مدنیہ ہیں

(۲) علوم کی نفی صرف کفار کے لیئے ہوتی ہے جیسا کہ تمام آیات منفیہ وہاں پر ہیں جہاں کفار سے کوئی گفتگو ہو رہی ہوگی۔

(۳) علم کے ہوتے تب بھی مصلحت کے تحت نفی کر دینے سے علم کی نفی نہیں ہو سکتی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے متعلق فرمایا۔ "لا علم لنا"

یعنی قیامت میں جب اللہ تعالےٰ انبیاء علیہم السلام سے ان کی امتوں کا حال پوچھیگا تو وہ عرض کریں گے ہمیں کوئی علم نہیں حالانکہ انہیں علم ہوگا کہ وہ دنیا میں ان کے ساتھ کس طریقے سے پیش آئے۔ لیکن اس کے باوجود اپنے علم کی نفی کر رہے ہیں اسکی مصلحت ہے جس کی تفصیل اسی آیت کے تحت آئے گی۔ ۴۔ کبھی تواضع وانکساری کے طور نفی ہو گی ۵۔ ذاتی علم کی نفی ہوگی۔

مخالفین کی پیش کردہ آیات

سوال قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ

ولا اعلم الغیب و لا اقول لکم عندی خزائن اللہ و
لا اقول لکم انی ملک ۔ (سورہ انعام رکوع ۵)

ترجمہ " اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم فرمایئے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے
پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں غیب جانتا
ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں" یہ آیت صراحۃً دلالت
کرتی ہے کہ نبی علیہ السلام غیب نہیں جانتے تھے۔

جواب (۱) مخالف کی ہر دلیل پیش کردہ کو اول و آخر دیکھ لیا کریں قطع
نظر دیگر دلائل کے وہی دلیل الٹا ہماری مؤید ہوگی۔ چنانچہ اسی آیت کو
مسلسل پڑھیں گے تو اس کے آگے یہ الفاظ موجود پائیں گے۔

ان اتبع الا ما یوحٰی الیّ | میں نہیں تابعداری کرتا مگر صرف
اس کی جو میری طرف وحی کیجاتی ہے۔

اب مطلب صاف ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ذات سے علم کی نفی فرما رہے ہیں
اس لیئے کہ کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ یہ بھی ان جادوگروں سے ہیں بلکہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ
میں نبی برحق ہوں جو بات کہتا ہوں وہ وحی ربانی ہوتی ہے۔

(۲) دوسرا یہ کہ آیت کے سیاق سے معلوم کر لیا کریں کہ یہ گفتگو کس سے ہو
رہی ہے چنانچہ آیت کے ماقبل کو دیکھیں کہ اللہ تعالےٰ کفار و مشرکین کو مختلف طریقوں

سے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دلائل بیان فرما رہا ہے۔ یہاں بھی
آپ کی نبوت کی دلیل ارشاد فرمائی کہ اے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم ان کو فرمایئے
کہ نبوت کا دارومدار وحی ربانی پر ہے چنانچہ میں بھی ہر بات وحی کے مطابق
کہوں گا۔ تمہاری لایعنی باتوں کی مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

(۳) آیت کا شان نزول بھی دیکھ لیا کریں کہ آیت کس واقعہ پر نازل ہوئی
اس آیت کا شان نزول یوں ہے کہ کفار کا طریقہ تھا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے طرح طرح کے سوالات کرتے تھے کبھی کہتے کہ آپ رسول ہیں
تو ہمیں بہت سا مال اور دولت دیجیئے کہ ہم کسی کے محتاج نہ ہوں یا ہمارے لیئے پہاڑ
کو سونا بنا دیجیے اور کبھی کہتے کہ ہمیں گذشتہ اور آئندہ کی خبر دیجیے۔ اور مستقبل
میں ہمیں کیا کیا پیش آئیگا تاکہ منافع حاصل کر لیں اور نقصان سے بچنے کے انتظام کریں
کبھی کہتے کہ ہمیں بتایئے کہ قیامت کب قائم ہوگی کبھی کہتے کہ آپ کیسے رسول
ہیں کہ آپ کھاتے بھی ہیں اور پیتے بھی اور نکاح بھی کرتے ہیں ان کی لایعنی باتوں
کا جواب دیا گیا کہ

اے کفار تمہاری یہ سب باتیں نہایت بے محل اور جاہلانہ ہیں کیونکہ جو
شخص کسی امر کا مدعی ہو اُس سے وہی باتیں دریافت کی جاتی ہیں۔ غیر متعلق
باتوں کا دریافت کرنا اور اس کے دعویٰ کے خلاف ان باتوں کو حجت
ٹھہرانا انتہا درجہ کا جہل ہے۔

ان کے لیئے قرآن مجید میں جواب دیا گیا کہ آپ ان کو فرمائیں کہ ان اشیاء کا میں نے
دعویٰ نہیں کیا بلکہ میرا دعویٰ کچھ اور ہے۔ باقی رہا کہ یہ چیزیں مجھے باذن باریتعالیٰ
حاصل ہیں یا نہیں۔ تو باب اول علم غیب کے اثبات میں کافی ہے اور کچھ باب